ادبیات

غزل

(جناب آلم مظفر نگری)

ہوائے فصلِ گل ہی بن کے دیوانہ نہیں اُٹھی
کلی بھی لے کے اک رقصِ مستانہ نہیں اُٹھی

حرم اور دیر کی تمئیز ہے اب تک وہیں باقی
نظر تیری جدھر ساقیِ مے خانہ نہیں اُٹھی

کوئی جلوہ وہیں محفوظ ہے ذروں کے سینے میں
سرِ محفل جہاں سے خاکِ پروانہ نہیں اُٹھی

نظر آنے لگے مجھ کو کئی تخریب کے پہلو
ابھی اچھی طرح بنیادِ گل خانہ نہیں اُٹھی

اسی باعث تو ہیں عشرت کدے محفوظ دنیا میں
کہ شعلہ بن کے کوئی آہِ غم خانہ نہیں اُٹھی

ابھی اے مے کشو آیا نہیں ہنگام پینے کا
گھٹا کوئی بقدرِ شوقِ رندانہ نہیں اُٹھی

ابھی تو چند شمعیں اور رہیں گی زینتِ محفل
ابھی دنیا سے رسمِ سوزِ پروانہ نہیں اُٹھی

اُٹھے شیخ و برہمن ہو کے آزردہ نہ جانے کیوں
کوئی بھی مے کدے میں بحثِ رندانہ نہیں اُٹھی

وہ خود بے پردہ طورِ عشق پر آنے کو تھے لیکن
نظر تیری باندازِ حکیمانہ نہیں اُٹھی

جہاں میں رک گیا تھا کہتے کہتے داستانِ دل
وہیں سے پھر آلم تمہیدِ افسانہ نہیں اُٹھی

غزل

(جناب بسمل شاہجہاں پوری)

آج اے دوست کہاں ہوں گے وہ یارانِ وطن
جو ہمیشہ کے لئے روٹھ گئے دیر ہوئی

جن کناروں پہ ملی میرے سفینے کو پناہ
اُن کناروں کو بھی طوفان بنے دیر ہوئی

دَیر اپنا ہے حرم اپنا خدا بھی اپنا
مگر اے دوست یہ افسانہ سنے دیر ہوئی

جن سے اُمید تھی کچھ دل کے بہل جانے کی
بسمل اُن پھولوں کو مرجھائے ہوئے دیر ہوئی